جاری رہ سکے۔

سائبیریا کے مقررین نے "اجلاس کو بتایا کہ بہت سے اہل ایمان کے پاس ان کی اپنی زبان میں بائیبل نہیں ہے اور بہت سے روسیوں نے تقریباً پچاس زبانوں میں بائیبل کے ترجمے میں دلچسپی ظاہر کی ہے۔ ان زبانوں میں اب تک کوئی ترجمہ نہیں کیا گیا۔"

وائیکلف بائیبل ٹرانسلیٹرز KLYCLIFFE BIBLE TRANSLATORS نے بائیبل سوسائٹی آف دی سوویت یونین کے تعاون سے بائیبل کے اصول ترجمہ کے سلسلے میں پہلے کورس کا اہتمام کیا ہے جو اگلے موسم گرما میں ماسکو میں منعقد ہوگا۔ "راہنماوں نے اپنے منشور میں اعلان کیا ہے کہ "سوویت معیشت کے مسائل کا واحد حل عیسائی اخلاقیات میں مضمر ہے۔"

(رپورٹ۔ کرسچین ہیرالڈ)

ملاوی کے مسلمانوں میں مذہب کی تبدیلی

گیری برمبیلو کی رپورٹ، جو پلس (PULSE) کے ایک حالیہ شمارے میں شائع ہوئی۔ اسے ہم ذیل میں من و عن شائع کر رہے ہیں۔

"دنیا کے اکثر حصوں میں ان تھک مشنری کوششوں کے باوجود بہت تھوڑے مسلمانوں نے مسیح کی جانب رجوع کیا ہے۔ تاہم گذشتہ دو سال کے عرصے میں ملاوی (افریقہ) کے یاؤ (YAO) قبیلے کے کئی سو افراد نے عیسائیت قبول کی ہے۔ اس حیرت انگیز تبدیلی میں کسی مشنری خوش تدبیری کا کوئی عمل دخل نہیں ہے بلکہ یاؤ لوگوں کی زندگی میں یہ انقلاب زبردست خدا کی مداخلت کا مظہر معلوم ہوتا ہے۔

مشنری ہربرٹ بیرنز، جو اب پیری گریجویٹ اسکول 3۔ ہلز البرٹا میں پروفیسر ہیں، 1985ء سے 1988ء کے عرصے کے دوران میں یاؤ قبیلے میں کام کرتے رہے۔ ان کی خدمات ملاوی بیبٹسٹ کنونشن نے حاصل کی تھیں۔ اور انہوں نے جنوبی افریقہ کی بیپٹسٹ یونین کی جانب سے وہاں اپنا مشن چلایا۔

بیس لاکھ یاؤ جن میں سے نصف ملاوی میں رہتے ہیں، غلاموں کی تجارت کرنے والوں کی نسل سے ہیں۔ انہوں نے استعماری دور میں برطانیہ کے ساتھ تعاون کے بجائے اسلام قبول کرنا پسند کیا۔ مذکورہ تجارت کے خاتمے کے ساتھ ہی یاؤ لوگوں کا ذریعہ معاش ختم ہوگیا۔ انہوں

نے زراعت کا پیشہ اختیار کرتے ہوئے اپنے آپ کو عرب تاجروں کے ساتھ وابستہ کرلیا۔ اس طرح انہیں اسلام سے متعارف ہونے کا موقع ملا۔ چند ہی لوگوں نے اینگلیکن مشنریوں کی پیش کردہ مقدّس تعلیمات میں دلچسپی لی۔ ملاوی کے عوام کو وسطی افریقہ میں سب سے زیادہ منفعل مزاج خیال کیا جاتا ہے۔ تاہم عیسائیت کے سلسلے میں ردّ عمل ان کے بجائے ایسے لوگوں کی جانب سے سامنے آیا جو یاؤ نہیں تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج غیر "یاؤ" لوگوں میں اکثر و بیشتر عیسائی ہیں مگر یاؤ لوگوں میں مسلمان راہنماؤں کا گہرا اثر و نفوذ پایا جاتا ہے۔

بیر نز ماضی کو کریدتے ہوئے بتاتا ہے کہ "45 سال کے عرصے میں اس قبیلے کے علاقے میں داخل ہونے والے ہم پہلے مشنری تھے۔ ہم نے تین چار ہزار کی آبادی والے ایک گاؤں چاؤ (CHOWE) میں قیام کیا۔ ہماری آمد سے اکیس سال قبل ملاوی کے ایک یاؤ مسلمان نے خواب میں یسوع مسیح سے ملاقات کی تھی۔ جنہوں نے اسے بتایا کہ وہ یاؤ لوگوں میں جا کر ان کی تعلیمات کو عام کرے۔ وہ چاؤ میں آیا۔ علاقے کے سردار نے اس سے اس کا نام اور آمد کی وجہ دریافت کی۔ اس نے بتایا کہ اس کا نام ہربرٹ ہے اور یہ کہ وہ یسوع مسیح کے براہ راست حکم پر انہیں عیسائیت سے متعارف کرانے کے لیے یہاں آیا ہے۔ اس کی تبلیغ سے جب چار افراد مسیح پر ایمان لے آئے تو لوگوں نے اسے قتل کر دیا۔" 21 برس بعد جب ہم اسی گاؤں میں وارد ہوئے اور اسی سردار سے بات چیت کی تو اس نے مجھ سے میرا نام پوچھا اور یہ کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔ میں نے اپنا نام ہربرٹ بتایا اور کہا کہ میں یسوع مسیح کے نام کی تبلیغ کرنے آیا ہوں۔ بعد ازاں جب گاؤں کے بہت سے لوگ عیسائی ہوگئے تو سردار نے مجھے پہلے ہربرٹ کی ساری داستان سنائی۔

1986ء تک 97 فیصد یاؤ مسلمان تھے۔ بیر نز کے مشاہدے کے مطابق لوگوں نے جب دیکھا کہ دو ہربرٹ جو ایک دوسرے سے ناواقف تھے۔ ایک ہی جیسا پیغام لائے ہیں تو انہوں نے اس اتفاق کو اللہ کی مرضی قرار دیتے ہوئے مقدّس تعلیمات میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔ بیر نز کہتا ہے۔ "سردار نے بعد میں مجھے بتایا کہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ میرے ساتھ کس قسم کا روّیہ اختیار کریں۔ لیکن جب مسلمانوں نے دیکھا کہ بہت زیادہ لوگ خداوند میں دلچسپی لینے لگے ہیں تو انہوں نے بالآخر میرے خلاف کارروائی کا فیصلہ کرلیا۔ جنوری 1987ء میں مجھے قتل کرنے کے لیے ایک جتھا روانہ کیا گیا۔ جس کی آمد کے مقصد سے ہم ناواقف تھے"۔

"جتھے میں سے ایک نے ترجمان کے فرائض انجام دیے جبکہ باقی لوگ خاموش رہے۔

پہلا سوال جو اس نے پوچھا، یہ تھا کہ "عیسائی کیوں کہتے ہیں کہ خدا تین ہیں"۔ میں نے بائیبل کھولی اور کہا۔ "یہ ہے وہ جس میں عیسائی یقین رکھتے ہیں۔ تم خود ہی اسے پڑھ لو"۔ میں نے استثناء کے باب 6 کی آیت 4 پیش کی۔ "سن اے اسرائیل! خداوند، ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے۔" وہ اسی طرح سارا دن سوالات پوچھتا رہا۔ اگلے ہفتے وہ واپس آیا تو کہنے لگا۔ "میں عیسائی ہونا چاہتا ہوں۔" میں نے پوچھا وہ کیوں۔ تو اس نے اپنی کہانی بیان کی۔

"یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ جوان تھا۔ وہ اپنے جھونپڑے کے عقب میں ایک پہاڑ پر عبادت کے لیے جایا کرتا تھا۔ ایک دن جب وہ پہاڑ پر تھا تو اچانک پورا پہاڑ ایک زبردست روشنی سے جگمگا اٹھا۔ اس نے ایک ہاتھ دیکھا جو ایک کتاب تھامے ہوئے اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک ندا آئی "پڑھ" اس نے کہا۔ "میں نہیں پڑھ سکتا۔ میں اپنی زندگی میں کبھی اسکول نہیں گیا۔" آواز نے کہا۔ "پڑھ" اس نے کتاب پر نظر ڈالی اور پڑھنا شروع کر دیا"

"جب وہ پہاڑ سے نیچے اترا۔ تو پورا گاؤں سخت حیرت و استعجاب میں ڈوبا ہوا تھا۔ لوگوں نے پہاڑ کو آگ میں جلتے ہوئے دیکھا تھا اور ان کا خیال تھا کہ اس کے ساتھ ہی وہ بھی جل کر بھسم ہو چکا ہوگا۔ ان کے استفسار پر اس نے انہیں پورا واقعہ سنایا۔ اس طرح لوگوں نے کتاب حاصل کی اور اس نے پڑھی۔ وہ میرے اور آپ کی طرح کتاب پڑھ سکتا تھا"۔

اس وقت تک یہ آدمی اور اس کا گاؤں نہ مسلمان تھا اور نہ عیسائی، لیکن بیرنز کہتا ہے کہ 1970ء میں وقوع پذیر ہونے والے اس تجربے کے بعد کچھ دوسرے اسباب کے تحت اس آدمی سمیت پورا گاؤں مسلمان ہو گیا۔ لیکن اب وہی آدمی، جو ایک دن پہلے مسلم آبادی کے ترجمان کی حیثیت سے میرے بالمقابل بیٹھا تھا۔ یسوع مسیح پر ایمان لا رہا تھا۔ کیونکہ اس کے بقول "جب تم نے گذشتہ ہفتے یہ کتاب کھولی تو تم نے مجھے وہی الفاظ دکھائے جو اس آواز نے مجھے پڑھنے کے لیے کہے تھے"

"چونکہ یہ آدمی مسلمانوں کے بڑے راہنماؤں میں سے ایک تھا۔ اس کی تبدیلیٔ مذہب نے طوفان کھڑا کر دیا۔ جیسے جیسے یہ خبر علاقے میں پھیلتی گئی، دوسرے دیہاتوں سے استفسار کے لیے وفود پہنچنا شروع ہو گئے۔ جن میں سے بہت سے واپسی پر اپنے لوگوں کے لیے بائیبل بھی ساتھ لے گئے۔ ایک طرف جہاں چاؤ گاؤں میں تقریباً 60 لوگوں نے عیسائیت قبول کی۔ 1988ء تک منگوچی (MANGOCHI) اور مچنگا (MACHINGA) کے اضلاع میں چار سو سے زائد

اہل ایمان آٹھ گرجاؤں میں جمع ہونے لگے تھے۔" ابتدا میں بیرنز ہی تنہا مشنری تھا لیکن اب یاؤ کے حالات کی خبر پا کر بہت سے دیگر مشنریوں نے بھی ادھر آنا شروع کر دیا ہے۔ تاہم ان میں سے کسی نے بھی ملاوی سے باہر رہائش پذیر یاؤ کی طرف رجوع نہیں کیا۔ یہ لوگ موزنبیق اور تنزانیہ میں تقریباً دس لاکھ کی تعداد میں آباد ہیں۔ بیرنز کہتے ہیں۔ "انہیں مسیحی منادوں کی ضرورت ہے جو ان کے اندر کام کر سکیں۔ ان منادوں میں معاشرتی ترقی کا کام کرنے والے کارکن اور دوسرے لوگ شامل ہوں"۔

مشرقِ وسطیٰ

بحرین: چرچ اداروں کو ازسرِ نو رجسٹریشن کی ہدایت

مسلم اکثریت کی خلیجی ریاست بحرین میں آٹھ چرچ اداروں سے کہا گیا تھا کہ وہ نومبر 1990ء کے آخر تک سماجی معاملات کے سرکاری ڈائریکٹوریٹ کے پاس اپنے آپ کو رجسٹر کرائیں۔ ڈائریکٹوریٹ کے سربراہ جمیل الجشی نے چرچ کے نمائندوں کو بتایا کہ حکومت کو "خوشی ہوگی" اگر چرچ ادارے "معاشرے میں اپنی سرگرمیوں کا سلسلہ جاری رکھیں اور معاشرے کا حصہ بن جائیں۔"

ازسرنو رجسٹر شدہ کلیساؤں کا سالانہ بجٹ اگر دولاکھ دینار سے تجاوز کر جائے تو انہیں اپنے حساب کتاب کی نقول ڈائریکٹوریٹ کے پاس داخل کرانی ہوں گی۔ ڈائریکٹوریٹ کی جانب سے بنکوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اس کی منظوری کے بغیر چرچ کی اعانتیں بیرون ملک منتقل نہ کیں جائیں۔ لیکن الجشی نے عندیہ ظاہر کیا ہے کہ وہ منظوری کے لیے پیش کردہ تمام غیر ملکی عطیات کی منتقلی کی اجازت دے دیں گے۔ (متعدد کلیسائی حلقے مقامی اور غیر ملکی خیراتی اداروں کے لیے ہر سال لاکھوں ڈالر جمع کرتے ہیں۔)

الجشی کا کہنا ہے کہ ازسرنو رجسٹریشن لازمی نہیں ہے۔ البتہ جن اداروں نے ایسا کیا ہے ۔ وہ "خیراتی بازاروں، ثقافتی پروگراموں، قرعہ اندازیوں، عوامی اجتماعات اور معاشرتی منصوبوں جیسے کام جاری رکھ سکتے ہیں"۔ جو ادارے رجسٹریشن کے لیے تیار نہیں ہیں "انہیں اپنی سرگرمیاں صرف عبادات تک محدود رکھنی چاہئیں"۔ اپنے ہمسایہ ملکوں کے مقابلے میں بحرین